بسم اللہ الرحمن الرحیم
خواتین کا پردہ
تالیف
عبد الرؤف سکھروی
نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

نامِ کتاب ---------------- خواتین کا پردہ

مؤلف ---------------- مولانا عبدالرؤف سکھروی
نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

ڈیزئنگ اینڈ لے آوٹ ----- محمد رفیق کرار ایسپل میڈیا گرافکس

مطبع ---------------- گگا سنز اردو بازار، کراچی

قیمت ----------------

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوان
۱۰	نماز روزے کی طرح پردہ بھی فرض ہے
۱۲	پردہ نہ کرنے پر سخت وعیدیں ہیں
۱۳	پردہ کرنے پر شکر ورنہ استغفار
۱۴	دو گناہ گاروں میں فرق
۱۵	یہ خطرناک بات ہے
۱۶	پردہ کو تسلیم کریں اور توبہ کریں
۱۷	گھر کے اندر رہنے والے نامحرم سے پردہ کا طریقہ
۲۰	چہرہ اور ہتھیلیاں کھولنے کی گنجائش
۲۱	باہر سے آنے جانے والے رشتہ داروں سے پردہ کا طریقہ
۲۳	مردوں کو مردانہ کمرے میں بٹھایا جائے

توہی اگر نہ چاہے تو بہانے ہزار ہیں	۲۴
گھر سے باہر نکلتے وقت پردہ کی کیفیت	۲۵
(۱) چادر یا برقع سے پورا جسم چھپانا	۲۶
(۲) چادر اور برقع موٹا ہو	۲۶
(۳) برقع مزین نہ ہو	۲۷
(۴) برقع ڈھیلا ڈھالا ہو	۲۸
(۵) خوشبو لگی ہوئی نہ ہو	۲۹
شہر کے اندر محرم کی ضرورت نہیں	۳۰
سفر حج کیلئے محرم کا ہونا ضروری ہے	۳۱
بے پردگی پر سخت وعیدیں	۳۳

چار جنتی عورتیں	۳۳
چار دوزخی عورتیں	۳۵
بخشی ہوئی عورت اور ملعون عورت	۳۸
جہنم میں خواتین کی کثرت کی وجوہات	۳۹
شیطان کا عورت کو تکنا	۴۲
نابینا سے پردہ کا حکم	۴۳
ہمیں پردہ کی زیادہ ضرورت ہے	۴۴
بے پردگی بے شمار گناہوں کا ذریعہ ہے	۴۶
گھر کے نوکر اور ڈرائیور سے پردہ کریں	۴۷
عورت کی آواز کا پردہ	۴۸

اہل جہنم کی دو جماعتیں	۵۱
پہلی جماعت: دوسروں پر ظلم کرنے والوں کی ہے	۵۳
دوسری جماعت: لباس پہننے کے باوجود برہنہ خواتین کی ہے	۵۵
باریک لباس پہننے کی ایک جائز صورت	۵۶
چست لباس پہننے والی خواتین	۵۷
ناقص لباس پہننے والی خواتین	۵۸
ساڑھی ایک ننگا پہناوا	۵۹
مردوں کو مائل کرنے والی اور خود مائل ہونے والی خواتین	۶۰
ایسی خواتین جہنم میں جائیں گی	۶۱
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کی خواتین کو دیکھ کر رونا	۶۲

عنوان	صفحہ
خواتین کو چھ طریقوں سے عذاب	۶۴
بے پردگی کی وجہ سے عذاب	۶۶
دنیا میں رب چاہی کرلو	۶۷
بے پردگی میں آزادی کا دھوکہ	۶۸
زبان درازی پر عذاب	۶۹
ناپاک رہنے اور مذاق اڑانے پر عذاب	۷۰
غسل میں لاپرواہی کرنا	۷۱
پاکی کا وقت شروع ہونے پر نماز فرض ہو جاتی ہے	۷۲
ناجائز تعلقات پر عذاب	۷۴
جھوٹ اور چغلی پر عذاب	۷۴

نااتفاقی کا سبب جھوٹ اور چغلی	۷۶
چغلی کی حقیقت	۷۶
حسد کرنے اور احسان جتلانے پر عذاب	۷۸
حسد کی حقیقت	۷۹
حسد کا علاج	۸۰
اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر اعتراض	۸۱
احسان جتلانا گناہ ہے	۸۲
نیک سلوک اور ہدیہ تحفہ اللہ تعالیٰ کیلئے دو	۸۳
خلاصہ	۸۶
گھر کے مرد اپنی خواتین کو پردہ کرنے پر آمادہ کریں	۸۶

خواتین کا پردہ

پاکدامنی کا ذریعہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِینُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَنُوْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا. مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

وَبَارِکْ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا ۔

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَ بَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ ذٰلِکَ اَدْنٰٓی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمِ

(سورۃ الاحزاب، آیت)

نماز روزے کی طرح پردہ بھی فرض ہے

میرے قابل احترام بزرگو! آج میں انشاء اللہ تعالیٰ آپ حضرات کی خدمت میں اس آیت کی روشنی میں خواتین

کے پردہ کے بارے میں کچھ باتیں عرض کروں گا تاکہ مردوں اور خواتین دونوں کو شرعی پردہ کے ضروری احکام معلوم ہوں۔

خواتین کو پردہ کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے ذریعہ دیا ہے، چنانچہ میں نے ابھی جو آیت تلاوت کی ہے، اس آیت میں بھی پردہ کا حکم ہے اور اس کے علاوہ متعدد آیات میں صاف صاف پردے کے احکام موجود ہیں اور شریعت کا قاعدہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کسی کام کا حکم دے دیں تو کام فرض ہو جاتا ہے۔ نماز کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دیا، اس لیے مسلمان مردوں اور عورتوں پر نماز فرض ہے۔ رمضان شریف کے روزوں کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دیا، اس لیے رمضان کے روزے مردوں اور عورتوں پر فرض ہیں۔ اسی

طرح زکوٰۃ اور حج کا حکم بھی قرآن کریم میں آیا ہے، اس لئے یہ چاروں فرائض اسلام میں شامل ہیں۔ اسی طرح پردہ کا حکم بھی قرآن کریم میں آیا ہے، اس لئے مسلمان عورتوں پر پردہ کرنا فرض ہے۔

پردہ نہ کرنے پر سخت وعیدیں ہیں

اور جس طرح نماز فرض ہونے کے باوجود نہ پڑھنا. رمضان کے روزے فرض ہونے کے باوجود نہ رکھنا، زکوٰۃ فرض ہونے کے باوجود ادا نہ کرنا، حج فرض ہونے کے باوجود ادا نہ کرنا بڑا گناہ ہے، اسی طرح جب مسلمان خاتون پر بالغ ہونے کی وجہ سے پردہ فرض ہو جائے تو اس فرض کو ادا نہ کرنا بڑا گناہ ہے۔ اسی وجہ سے پردہ نہ کرنے پر احادیث میں بڑے خوفناک

عذاب کی وعیدیں آئی ہیں۔ جس طرح نماز نہ پڑھنے پر، روزہ نہ رکھنے پر، زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر اور حج نہ کرنے پر قسم قسم کے عذابوں کا ذکر ہے، اسی طرح جو خواتین شرعی پردہ نہیں کرتیں، ان کے لئے بھی طرح طرح کے عذابوں کی وعیدیں آئی ہیں۔

پردہ کرنے پر شکر ورنہ استغفار

اس سے آپ اندازہ کریں کہ نماز روزے کی طرح شرعی پردہ بھی ایک مسلمان خاتون کے لئے ضروری ہے۔ جو خواتین شرعی پردہ کرتی ہیں وہ تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ایک حکم بجالا رہی ہیں اور جو خواتین شرعی پردہ نہیں کرتیں، انہیں چاہئے کہ شرعی پردہ کا اہتمام کریں اور اس پردہ کو ضروری

سمجھیں، اور اگر اس میں کچھ کوتاہی ہو رہی ہے تو اس کو اپنی کوتاہی سمجھیں اور اپنے کو گناہ گار سمجھیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ یا اللہ! میں اپنی غلطی کا اعتراف کرتی ہوں اور آپ کے اس حکم کو صحیح سمجھتی ہوں، آپ مجھے ہمت عطا فرمائیں کہ میں آپ کے اس حکم پر عمل کروں۔

دو گناہ گاروں میں فرق

دیکھئے ایک شخص وہ ہے جو گناہ کرتا ہے لیکن گناہ کو گناہ سمجھتا ہے اور اپنی غلطی کا اقرار کرتا ہے اور اللہ جل شانہٗ کی طرف رجوع کرتا ہے، معافی مانگتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ یا اللہ! مجھے اس گناہ سے بچنے کی ہمت اور توفیق دیدیجئے۔ دوسرا شخص وہ ہے جو گناہ کرتا ہے لیکن اس گناہ کو گناہ نہیں سمجھتا بلکہ یہ

کہتا ہے کہ یہ شریعت کا حکم نہیں ہے، بلکہ یہ تو مولویوں نے اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے وغیرہ وغیرہ، ان دونوں شخصوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ یہ دوسرا شخص شریعت کے حکم کو ماننے اور اس پر عمل کرنے سے انکار کر رہا ہے اور اس حکم کو من گھڑت کہہ رہا ہے، اس کا تو ایمان ہی جا رہا ہے اور پہلا شخص جو گناہ کا اقراری مجرم ہے، کم از کم اس کا ایمان تو محفوظ ہے، اور جب وہ گناہ کا اقرار کر رہا ہے تو ایک دن انشاء اللہ اس کو گناہوں سے سچی توبہ کرنے کی بھی توفیق ہو جائے گی۔

یہ خطرناک بات ہے

پردہ کے حکم کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے کہ بعض لوگ ایسے ہیں کہ قرآن کریم اور حدیث شریف میں واضح طور پر پردہ کا حکم

موجود ہونے کے باوجود وہ اس کو نہیں مانتے یا حکم تو مانتے ہیں مگر صاف صاف یہ کہہ دیتے ہیں کہ آج کے دور میں اس پر عمل کرنا ناممکن ہے، اور پھر طرح طرح کے حیلے اور بہانے اس حکم پر عمل نہ کرنے کے لئے نکالتے رہتے ہیں، یہ بہت خطرناک بات ہے، اس سے ہر مسلمان مرد و عورت کو بچنا چاہیے۔

پردہ کو تسلیم کریں اور توبہ کریں

البتہ اگر اپنی کمزوری یا ماحول سے مرعوب ہونے کی بناء پر بعض خواتین شرعی پردہ کا اہتمام نہ کر پاتی ہوں ان کے لیے ایک دم سے شرعی پردے پر پوری طرح عمل کرنا مشکل ہو رہا ہو تو انہیں چاہیے کہ وہ اس حکم کو تسلیم کریں اور اقرار کریں کہ یا اللہ! بیشک یہ آپ کا حکم ہے، میں اس کو بلا شبہ مانتی ہوں، لیکن

میں خطا کار ہوں، سیاہ کار ہوں، یا اللہ! مجھے فوری طور پر اس پر عمل کرنا مشکل معلوم ہو رہا ہے، میں بہت کمزور ہوں، لیکن میں وعدہ کرتی ہوں کہ اس حکم کو بجالاؤں گی اور اس حکم پر عمل کرنے کی پوری کوشش کروں گی، یا اللہ! میری اعانت اور نصرت فرما اور میرے دل کو اور میرے ایمان کو اتنا مضبوط اور قوی فرما کہ میں دل و جان سے اس حکم کو پوری طرح بجالاؤں۔ پھر جب تک وہ اس گناہ کے اندر مبتلا رہے، اس گناہ سے برابر توبہ کرتی رہے اور یہ عزم کرتی رہے کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ اپنا ماحول بدلوں گی اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر بھی پورا پورا عمل کروں گی۔

گھر کے اندر رہنے والے نامحرم سے پردہ کا طریقہ

بہر حال! قرآن وحدیث کی روشنی میں مسلمان خواتین

کے لیے اصل حکم یہ ہے کہ وہ اپنے گھر کے اندر رہیں، ان کا اپنے گھر کے اندر رہنا یہ بھی پردہ کی ایک شکل ہے، لہٰذا جہاں تک ہوسکے مسلمان خواتین اپنے گھروں کے اندر رہیں اور بلا ضرورت گھر سے باہر نہ نکلیں۔

خواتین کو چاہئے کہ رشتہ دار اور گھر کے اندر جو نامحرم رشتہ دار مرد رہتے ہیں ان سے بھی پردہ کا اہتمام کریں، مثلاً دیور ہے یا جیٹھ ہے، ان سے بھی پردہ کا اہتمام کریں، اسی طرح جو نامحرم مرد گھر میں آتے جاتے ہیں، جیسے شوہر کے چچا، تایا، ماموں وغیرہ، ان سے بھی پردہ کا اہتمام کریں۔ ان رشتہ داروں سے پردہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب وہ خاتون اپنے کمرے سے باہر نکلنے کا ارادہ کرے اور اس کو یہ اندازہ ہو کہ کمرہ سے

باہر نامحرم مرد موجود ہیں تو وہ خاتون نماز پڑھنے کا دوپٹہ اپنے سر
پر اس طرح لپیٹ لے جس طرح نماز کیلئے لپیٹا جاتا ہے اور اس
میں سر کے بال، گردن اور دونوں بازو کلائیوں تک چھپ
جائیں، البتہ ہتھیلیاں کھلی رہیں تو کوئی مضائقہ نہیں اور بہتر یہ
ہے کہ چہرے کے آگے گھونگھٹ ڈال لے، جیسے پہلے زمانے
کی گھریلو خواتین کیا کرتی تھیں، لہٰذا گھونگھٹ ڈال کر گھر کے
سارے کام انجام دے۔ گھر کے اندر دیور اور جیٹھ سے اور گھر
کے دوسرے نامحرم مردوں سے بوقت ضرورت بات کرنا بھی
جائز ہے، ان کی خیریت پوچھنا بھی جائز ہے، ان کو کھانا دینا
بھی جائز ہے، ان سے گھر کی ضرورت کی اشیاء منگوانا بھی جائز
ہے، اس طرح گھرداری کے سارے کام انجام دے سکتی ہے۔

چہرہ اور ہتھیلیاں کھولنے کی گنجائش

اگر کسی خاتون کو چہرے پر گھونگھٹ ڈالنا مشکل ہو تو اس صورت میں ہمارے علماء کرام نے فرمایا ہے کہ اگر چہرہ اور دونوں ہتھیلیاں کھلی ہوئی ہوں، لیکن کلائیاں چھپی ہوئی ہوں تو اس کی بھی گنجائش ہے۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ چہرے پر گھونگھٹ رہے، اس لئے کہ عورت کا چہرہ حسن و جمال کا مرکز ہے اور اس کے کھلے رہنے کی وجہ سے فتنہ پھیلنے کا خطرہ ہے، لہٰذا جس گھر میں نامحرم مردوں سے فتنہ کا اندیشہ ہو، وہاں تو گھونگھٹ ڈالنے کا اہتمام کرنا ہی چاہئے لیکن جہاں فتنہ کا اندیشہ نہ ہو، وہاں گھونگھٹ نہ ڈالنے کی بھی گنجائش ہے۔ بہر حال! یہ حکم تو ان نامحرم مردوں سے پردے کے بارے میں تھا جو گھر کے اندر

رہتے ہیں، اس لیے کہ ہر وقت اپنے کمرے میں چھپ کر رہنا بھی مشکل ہے اور برقع پہن کر گھر کے کام کاج کرنا بھی مشکل ہے اس لیے شریعت نے یہ سہولت عطا فرمادی ہے تاکہ سہولت کے ساتھ خواتین گھر کا کام انجام دے سکیں۔

باہر سے آنے جانے والے رشتہ داروں سے پردہ کا طریقہ

کچھ نامحرم مرد وہ ہوتے ہیں جو گھر کے اندر تو نہیں رہتے لیکن گھر میں بے تکلف آتے جاتے رہتے ہیں، جیسے بیوی یا شوہر کے چچازاد بھائی، تایازاد بھائی، پھوپھی، ماموں زاد بھائی، خالہ زاد بھائی وغیرہ، یہ رشتے کے بھائی کہلاتے ہیں، ان سے پردے کا کوئی خاص اہتمام نہیں کیا جاتا، حالانکہ ان سے پردے کا اہتمام ہونا چاہیے۔ ان رشتہ داروں سے پردہ کرانے

کا طریقہ یہ ہے کہ گھر کے جو بڑے ہیں، وہ سب ایک مرتبہ بیٹھ

کر اس مسئلے کو طے کریں اور سب سے یہ کہہ دیں کہ آج کے

بعد انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے گھر میں پردے کا اہتمام ہو گا، لہٰذا

جتنے بھی رشتے کے بھائی ہیں یا دوسرے نامحرم مرد جو رشتہ دار

ہیں اور گھر کے اندر آتے جاتے ہیں، آئندہ جب وہ آئیں گے

تو انہیں بیٹھک میں اور ڈرائنگ روم میں بٹھایا جائے گا، یہ

حضرات جواب تک سیدھے گھر کے اندر چلے آتے تھے اور

خواتین کے کمروں میں بھی داخل ہو جاتے تھے اور خواتین کے

قریب بے تکلف جا کر بیٹھ جاتے تھے اور ان سے بے تکلف

باتیں شروع کر دیتے تھے، آئندہ اس صورت حال سے بچیں

گے اور پرہیز کریں گے۔

مردوں کو مردانہ کمرے میں بٹھایا جائے

• جب بھی کوئی نامحرم مرد گھر میں آئے، چاہے وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو، وہ مرد ہی سے ملے گا، وہ گھر کی نامحرم خواتین سے نہیں ملے گا، ہاں اگر محرم ہو تو بے شک وہ خواتین سے بھی ملے، کیونکہ ان سے پردہ ہی نہیں ہے۔ بہر حال! اس طرح ایک مرتبہ سب کو بٹھلا کر طے کرنا ہوگا، جب اس طرح ایک مرتبہ طے کرلیا جائے گا تو پھر خواتین کے لیے بھی نامحرم مردوں سے پردہ کرنا آسان ہو جائے گا۔ طے کرنے کے بعد بیوی کے نامحرم رشتہ دار اور شوہر کے نامحرم رشتہ دار مثلاً شوہر کے چچا، شوہر کے تایا، شوہر کے خالو، شوہر کے پھوپھا، شوہر کے ماموں، یہ سب چونکہ بیوی کے لیے نامحرم ہیں یا بیوی کے خالہ زاد، چچا

زاد، ماموں زاد وغیرہ آئیں تو ان سے صرف گھر کے مرد ملاقات کریں اور ان کو مردانہ کمرے میں ہی بٹھایا جائے، اگر گھر کی خواتین ان سے بات کرنا چاہتی ہیں تو وہ پردے کے پیچھے سے بات کرلیں یا انٹرکام پر بات کرلیں یا فون پر بات کرلیں۔

تو ہی اگر نہ چاہے تو بہانے ہزار ہیں

یہ عمل چند روز تو عجیب محسوس ہوگا، لیکن اس کے اندر آپ کو بھی بڑی عافیت محسوس ہوگی اور خواتین کو بھی اس کے اندر راحت محسوس ہوگی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ شرعی پردہ کا اہتمام ہو جائے گا اور بے پردگی کے گناہ سے مرد اور خواتین دونوں بچ جائیں گے۔ لہٰذا اس عمل کے لئے خواتین کو اپنا ذہن تیار کرنے

کی ضرورت ہوگی اور مردوں کو ان کی مدد کرنے کی ضرورت ہوگی ،اس طرح جب آپس میں سب باتیں طے کرلیں گے تو ذارسی دیر میں یہ مسئلہ حل ہو جائے گا اور اگر مرد اور خواتین اس کام کے لئے تیار نہ ہوں تو ساری عمر یہ گناہ ہوتا رہے گا۔

تو ہی اگر نہ چاہے تو بہانے ہزار ہیں
اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست

چونکہ گناہ کا احساس نہیں ہے اور اس گناہ سے بچنے کا اہتمام نہیں ہے اور اس سے بچنے کی فکر نہیں ہے ،اس لیے بچنا مشکل معلوم ہوتا ہے، ورنہ بچنے کا آسان طریقہ موجود ہے،

گھر سے باہر نکلتے وقت پردہ کی کیفیت

خواتین کو بقدر ضرورت گھر سے باہر نکلنا جائز ہے،لیکن

جب وہ گھر سے باہر نکلیں تو شرعی پردہ کے ساتھ نکلیں، شرعی پردہ کے اندر چند بنیادی باتیں ہیں۔ جن کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

(۱) چادر یا برقع سے پورا جسم چھپانا

پہلی بات یہ ہے کہ جب کوئی خاتون گھر سے باہر نکلے تو اپنے پورے جسم کو کسی موٹی لمبی چوڑی چادر سے یا برقع سے اچھی طرح چھپا کر نکلے، البتہ راستہ دیکھنے کے لیے ایک آنکھ کھولنے کی اجازت ہے یا اپنے چہرے پر ایسی نقاب ڈال لے جس سے پردہ بھی ہو جائے اور راستہ بھی نظر آجائے اور اس بات کی کوشش کی جائے کہ جسم کا کوئی حصہ کھلنے نہ پائے۔

(۲) چادر اور برقع موٹا ہو

دوسری بات یہ ہے کہ وہ چادر یا برقع اتنا بڑا اور موٹا ہو کہ

سر سے لے کر پاؤں تک جسم اور لباس کا کوئی حصہ اس میں سے جھلکنے نہ پائے، اگر باریک ہوگا تو جسم اور کپڑے جھلکیں گے، اس سے پردے کا مقصد حاصل نہیں ہوگا، اور وہ چادر یا برقع چاہے کالے رنگ کا ہو یا سفید رنگ کا، کوئی خاص رنگ ضروری نہیں ہے۔

(۳) بُرقع مزین نہ ہو

تیسری بات یہ ہے کہ وہ چادر یا بُرقع بھڑک دار مزین اور پھول بوٹیوں سے آراستہ نہ ہو۔ کیونکہ خواتین کے لیے گھر سے باہر نکلتے وقت یہ حکم ہے کہ وہ اپنی آرائش، اپنی زیبائش اور اپنی خوبصورتی کو چھپا کر نکلیں، عموماً خواتین کا لباس بھی خوبصورت، زیورات بھی خوبصورت، وضع قطع بھی

خوبصورت ہوتی ہے، ان سب کو چھپا کر نکلنے کا حکم ہے، لہٰذا برقع کا کپڑا خوبصورت اور پھول بوٹیوں اور بیلوں والا نہیں ہونا چاہئے، بلکہ بُرقع بالکل سادہ ہونا چاہئے، نہ وہ چمکدار ہو، نہ بھڑک دار ہو، نہ بیل دار ہو، نہ پھول دار ہو اور اتنا بڑا ہو کہ سر سے پیر تک سارے جسم کو ڈھانپ لے۔

(۴) برقع ڈھیلا ڈھالا ہو

چوتھی بات یہ ہے کہ وہ برقع اتنا ڈھیلا ڈھالا ہو کہ اس کے اندر سے جسم کے اعضاء کی ہیئت نمایاں نہ ہو، اگر برقع چست ہوگا تو پھر پردہ کا مقصد حاصل نہیں ہوگا، اس لیے کہ چست ہونے کے نتیجے میں جسم کی بناوٹ اور نمایاں ہوجائیگی، اس سے پردہ کا مقصد ہی فوت ہو جائے گا، اس لیے برقع خوب ڈھیلا ڈھالا ہونا ضروری ہے۔

(۵) خوشبو لگی ہوئی نہ ہو

پانچویں بات یہ ہے کہ اس برقع کے اوپر یا اندرونی لباس میں کسی قسم کی پھیلنے والی خوشبو لگی ہوئی نہ ہو۔ اگر ایسی خوشبو لگی ہو جس کی مہک باہر نہ آئے بلکہ اندر ہی محدود رہے تو اس میں کچھ حرج نہیں، مہکنے اور پھیلنے والی خوشبو لگا کر گھر سے باہر نکلنے والی خواتین کے بارے میں سخت وعید آئی ہے، اس لیے ایسی خوشبو لگا کر باہر نکلنا جائز نہیں۔

چنانچہ ایک حدیث میں:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی خواتین کو زنا کار فرمایا ہے۔ (نسائی)

بہر حال! مندرجہ بالا پانچوں باتوں کا لحاظ کرتے ہوئے خاتون

ضرورت کے وقت گھر سے باہر نکل سکتی ہے۔

شہر کے اندر محرم کی ضرورت نہیں

پھر اگر اس خاتون کا گھر سے باہر نکلنا اپنے شہر کے اندر ہو تو اس کے ساتھ محرم ہونا بہتر ہے، لیکن ضروری نہیں۔ اسی طرح اگر وہ خاتون سفر پر جارہی ہے لیکن وہ سفر اڑتالیس میل یا تقریباً ۷۷ کلومیٹر سے کم ہے تو بھی محرم کا ساتھ ہونا ضروری نہیں، جبکہ کسی فتنہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ نہ ہو، ورنہ اکیلے سفر سے بچنا چاہئے اور اگر وہ خاتون اڑتالیس میل یا تقریباً ۷۷ کلومیٹر سے زیادہ دور کہیں سفر پر جانا چاہتی ہے، چاہے کراچی سے حیدرآباد، سکھر، ملتان یا لاہور کا سفر کرنا چاہتی ہے یا حج وغیرہ کے سفر پر جانا چاہتی ہے تو مذکورہ تمام پابندیوں کے

ساتھ ساتھ اس کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اس سفر میں اس کے ساتھ اس کے شوہر یا کوئی محرم مرد کا ہونا ضروری ہے، بغیر شوہر کے یا بغیر محرم کے اتنا لمبا سفر کرنا یا خدانخواستہ نامحرم مرد کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں، بلکہ سراسر گناہ ہے۔

سفرِ حج کیلئے محرم کا ہونا ضروری ہے

دیکھئے! اگر کسی خاتون پر حج فرض ہو گیا لیکن سفر حج کے لیے اس کو محرم نہیں مل رہا ہے، مثلاً شوہر جانے کے لیے تیار نہیں یا اس کے محرم مثلاً باپ، بھائی، سگا بھانجا موجود ہیں، لیکن ان میں سے کوئی بھی جانے کے لیے تیار نہیں ہے، یا ان کو لے جانے کے لیے عورت کے پاس کرایہ نہیں ہے، تو شرعاً اس کو اکیلے حج کے سفر پر جانے کی اجازت نہیں، کیونکہ اس صورت

میں حج ادا کرنا ہی اس کے ذمے ضروری نہیں، بلکہ ایسی خاتون کے لیے شرعی حکم یہ ہے کہ وہ ساری عمر محرم کا انتظار کرے، اگر زندگی میں محرم ساتھ جانے والا میسّر آجائے یا شوہر ساتھ جانے کیلئے تیار ہو جائے تو اس کے ساتھ حج کرنے چلی جائے۔ اگر ساری زندگی کوئی محرم نہ ملے تو اس کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ اپنی طرف سے حج بدل کرنے کی وصیت کر دے کہ میرے اوپر حج فرض تھا لیکن مجھے حج ادا کرنے کے لیے محرم نہ مل سکا، لہٰذا میں وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرے مال سے میرا حج بدل کرا دیا جائے۔ یہ ہے شریعت کا حکم، شریعت نے یہ نہیں کہا کہ جب تمہارے اوپر حج فرض ہے اور تمہیں محرم نہیں مل رہا ہے، تو تم محرم کے بغیر حج کرنے چلی جاؤ، ہرگز یہ حکم نہیں

دیا۔ یہ ساری احتیاط اور مکمل پردہ کا حکم محض اس لیے ہے تا کہ عورت کی عزت اور عصمت محفوظ رہے۔

بے پردگی پر سخت وعیدیں

لہٰذا جو عورتیں گھر کے اندر نامحرموں سے پردہ نہیں کرتیں یا جو خواتین گھر سے باہر جاتے ہوئے شرعی پردہ کے ساتھ نہیں نکلتیں ، ان کے بارے میں احادیث میں بڑی سخت وعیدیں آئی ہیں ، وہ ان کو پڑھیں اور بے پردگی کے سنگین گناہ سے بچیں اور شرعی پردہ کا اہتمام کریں ، اللہ پاک تمام مسلمان خواتین کو شرعی پردہ کی توفیق بخشیں ، آمین۔

چار جنتی عورتیں

ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ چار عورتیں جنتی ہیں اور چار عورتیں دوزخی ہیں۔

(۱) جنت میں جانے والی چار عورتوں میں ایک عورت وہ ہے جو نہایت عفیف اور پاک دامن ہو، اللہ جل شانہٗ کی بھی فرمانبردار ہو اور اپنے شوہر کی بھی اطاعت کرتی ہو۔

(۲) دوسری عورت وہ ہے جو بہت حیادار ہو اور شرم وحیا کا پیکر ہو، جب شوہر گھر میں موجود نہ ہو تو اپنی عزت کی حفاظت کرتی ہو، نامحرم مردوں سے ناجائز تعلق نہ رکھتی ہو، اور جب شوہر گھر پر ہو تو اپنی زبان درازی سے اس کو تکلیف نہ دیتی ہو۔

(۳) تیسری عورت وہ ہے جو بہت بچوں والی ہو اور ان بچوں کی قدردان ہو اور صابر وشاکر ہو اور شوہر کی طرف سے اس کو جو کچھ ملتا ہے اس پر صبر کے ساتھ قناعت کرتی ہو اور اس پر راضی رہتی ہو۔

(۴) چوتھی عورت وہ ہے جس کے شوہر کا انتقال ہو گیا اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں اور ان بچوں کی خاطر قربانی دیتے ہوئے وہ دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے، کیونکہ نکاح کے بعد شوہر کے حقوق ادا کرنے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے بچوں کی تربیت صحیح نہیں ہو سکے گی، اس لیے اس نے ان بچوں کی تربیت اور پرورش کی خاطر دوسرا نکاح نہ کیا اور اسی طرح اس نے زندگی گزار دی۔ (الزواجر)

یہ چار عورتیں جنتی ہیں جو جنت میں جائیں گی۔

چار دوزخی عورتیں

دوزخ میں جانے والی چار عورتیں یہ ہیں:

(۱) ایک وہ عورت جو بدزبان ہو، شوہر کے ساتھ بدزبانی کرتی

ہو، اس کی ہر بات پر جواب دینا، اس کو طعنے دینا، اس کے

والدین کو بُرا بھلا کہنا، اس کے گھر والوں کو بُرا بھلا کہنا، اس کا

معمول ہو اور وہ اپنی ان بری عادتوں کی وجہ سے شوہر کو ایذاء اور

تکلیف پہنچاتی ہو اور جب شوہر گھر میں نہ ہو تو اس وقت اپنی

عزت کی بھی حفاظت نہ کرتی ہو، ایسی عورت دوزخی ہے۔

(۲) دوسری وہ عورت جو شوہر کی مالی حیثیت سے بڑھ کر اس

سے اپنی فرمائشیں اور طرح طرح کے مطالبات کرتی ہو، فلاں

چیز لا کر دو، فلاں کام کر دو، اس عورت کو اس سے کوئی غرض نہیں

کہ میرے شوہر کی کیا آمدنی ہے، اس آمدنی کے اندر ہم اپنی

جائز خواہشات کس حد تک پوری کر سکتے ہیں، اس سے اس کو

کوئی واسطہ نہیں شادی کے بعد سے روزانہ اس کے نئے نئے

مطالبے اور نئی نئی خواہشات شوہر کے سامنے آتی رہتی ہیں، اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے اس کا شوہر جب یہ دیکھتا ہے کہ جائز آمدنی سے اس کے مطالبات پورے نہیں ہوتے تو وہ اس عورت کے مطالبات پورے کرنے کیلئے ناجائز آمدنی کے ذرائع تلاش کرتا ہے تو ایسی عورت بھی دوزخی ہے۔

(۳) تیسری وہ عورت جو بے پردہ گھر سے باہر نکلنے کی عادی ہو یعنی جب بھی وہ گھر سے باہر نکلتی ہے تو آراستہ و پیراستہ ہو کر بے پردہ گھر سے باہر نکلنے کی عادی ہے، یہ بھی جہنمی عورت ہے آج کل اکثر عورتوں کا یہی حال ہے، وہ اس سے عبرت لیں!

(۴) چوتھی وہ عورت جو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی ہے بلکہ اس کا کام صرف کھانا پینا اور سونا ہے، اس کے علاوہ وہ کوئی

کام نہیں کرتی، نہ اس کو شوہر کے حقوق کی کوئی فکر ہے اور نہ اس

کو گھر کی ذمہ داری کا احساس ہے، گھر میں کیا کام پڑا ہے اور

گھر میں کون آرہا ہے اور کون جارہا ہے، اس سے اس کو کوئی

غرض نہیں، کسی بھی خاتون کے لئے یہ کوئی اچھی عادت نہیں بلکہ

بدترین عادت ہے، یہ عورت بھی جہنمی ہے۔ بہر حال! یہ چار عورتیں

ہیں جن کے بارے میں فرمایا گیا کہ یہ جہنمی ہیں۔ (الزواجر)

بخشی ہوئی عورت اور ملعون عورت

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو عورت (اللہ تعالیٰ کی

فرمانبردار ہو، اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تابع دار ہو

اور) اپنے شوہر کی فرمانبردار (اور خدمت گزار ہو) اس کیلئے

ہواؤں میں پرندے، سمندر میں مچھلیاں (آسمان میں) فرشتے

اور چاند اور سورج اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا مانگتے ہیں جب تک وہ اپنے شوہر کی رضا کی طالب رہتی ہے۔ اور جو عورت (اللہ تعالیٰ کی اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمان ہو اور) شوہر کی نافرمانی کرے، اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ جو عورت بے حجابات کر کے شوہر کا موڈ بگاڑ دے تو وہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہتی ہے جب تک وہ اس کو خوش نہ کر دے اور جو عورت شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے چلی جائے تو اس کے واپس آنے تک اس پر فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں۔ (الزواجر)

جہنم میں خواتین کی کثرت کی وجوہات

ایک حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ میں نے جب جہنم کے اندر دیکھا تو اس کے اندر عورتوں کو زیادہ پایا۔اب اس کی وجہ کیا ہے؟اس کے بارے میں علماء کرام نے فرمایا کہ اس کی تین وجوہات ہیں:

(۱) ایک وجہ یہ ہے کہ خواتین اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت کم تابع دار ہوتی ہیں،ان کے اندر فرمانبرداری کا جذبہ بہت کم پایا جاتا ہے،عام طور پر خواتین میں یہ بات واقعتاً پائی جاتی ہے۔

(۲) دوسری وجہ یہ ہے کہ ان کے اندر شوہر کی فرمانبرداری اور ان کی اطاعت کا جذبہ بھی کم پایا جاتا ہے، گو بعض خواتین اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والی اور شوہر کی فرمانبردار اور خدمت گزار بھی ہوتی ہیں۔

(۳) جہنم میں خواتین کی کثرت کی تیسری وجہ یہ ہے کہ ان کے اندر بے پردہ ہو کر گھر سے باہر نکلنے کا جذبہ بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ گھر سے باہر نکلنے والی لاکھوں عورتوں میں چند ہی عورتیں واقعتہً شرعی پردہ کرنے والی ہوتی ہیں، ورنہ اکثر عورتیں یا تو بے پردہ ہوتی ہیں یا ان پر برائے نام پردہ ہوتا ہے۔ اکثر عورتوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ آراستہ ہو کر بن ٹھن کر بے پردہ ہو کر گھر سے باہر نکلیں، آج ہماری مارکیٹوں کو اور بازاروں کو دیکھ لیجئے، تفریح گاہوں کو اور تقریبات کو دیکھ لیجئے، ہر جگہ نظر آئے گا کہ خواتین پورے بناؤ سنگھار کے ساتھ بے پردہ موجود ہیں، جس کیوجہ سے مردوں کی نگاہوں کو پناہ ملنا مشکل ہے۔ (الزواجر)

شیطان کا عورت کو تکنا

ایک حدیث شریف میں ہے کہ:

جب کوئی عورت گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو

تاک لیتا ہے۔ (الزواجر)

یعنی شیطان نامحرم عورتوں کے دل میں یہ خیال ڈالتا ہے کہ وہ

نامحرم مردوں کو دیکھیں اور نامحرم مردوں کے دلوں میں یہ خیال

ڈالتا ہے کہ وہ نامحرم عورتوں کو دیکھیں، اس طرح وہ مردوں اور

عورتوں کو بدنگاہی کے گناہ میں مبتلا کر دیتا ہے، چنانچہ جو عورت

بن سنور کر باہر نکلتی ہے، اس کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ نامحرم مرد

ہمیں دیکھیں اور نامحرم مردوں کے دل میں بھی خواہش ہوتی

ہے کہ وہ ایسی عورتوں کو دیکھیں۔ لہٰذا وہ عورت دونوں کے لئے

گناہ کا ذریعہ بنتی ہے، بدنگاہی اور بدنظری کا ذریعہ بنتی ہے اور بدنگاہی آنکھوں کا زنا ہے، لہٰذا جتنے مرد بھی اس عورت کو دیکھ کر بدنگاہی کے اندر مبتلا ہونگے، ان سب کے گناہوں کے برابر اس عورت کو گناہ ہوگا، کیونکہ وہ عورت ان مردوں کے گناہ میں مبتلا ہونے کا ذریعہ بنی ہے اور خود چونکہ بے پردہ نکلی ہے، اس لیے اس بات کا گناہ اس کو الگ ہوگا۔

نابینا سے پردہ کا حکم

ایک حدیث جو مشہور ومعروف ہے کہ ایک مرتبہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھیں، اتنے میں مشہور صحابی حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو

نابینا صحابی تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کیلئے تشریف لے آئے، جب وہ صحابی گھر کے اندر داخل ہوئے تو ان دونوں امّہات المومنین نے ان سے پردہ نہیں کیا، اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم دونوں ان سے پردہ کیوں نہیں کرتیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ تو نابینا ہیں، یعنی جب یہ نابینا ہونے کی وجہ سے نہیں دیکھ رہے ہیں تو ان سے کیا پردہ کرنا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو نابینا ہیں مگر کیا تم بھی نابینا ہو؟ کیا تم ان کو نہیں دیکھ رہی ہو؟ لہٰذا ان سے پردہ کرو۔

ہمیں پردہ کی زیادہ ضرورت ہے

آپ اس واقعہ کے اندر ذرا غور کریں کہ ایک طرف تو

حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی ہیں اور دوسری طرف امّہات المؤمنین ہیں جوان کی بھی مائیں ہیں اور ہماری بھی مائیں ہیں، جن کے دلوں میں دور دور تک کسی برائی کا خیال بھی نہیں گزر سکتا، دونوں طرف پاک ہستیاں ہیں، لیکن ان سب کے باوجود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کرایا درحقیقت اس واقعہ کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو یہ تعلیم دیدی کہ نامحرم سے پردہ کرنا ہی چاہئے، اور جب امّہات المؤمنین کو صحابہ کرامؓ سے پردہ کرنے کا حکم دیا تو ہم اور آپ کیا ان سے بھی زیادہ پاک دامن ہیں کہ ہم پردہ کے حکم پر عمل نہ کریں؟ معلوم ہوا کہ ہمیں تو ان سے بھی زیادہ پردہ کی ضرورت ہے، کیونکہ ہم تو سر سے لے کر پاؤں تک گناہوں کے اندر ڈوبے ہوئے ہیں، لہٰذا خواتین کو تمام نامحرم مردوں سے

پردہ کرنے کی ضرورت ہے، چاہے وہ نابینا ہوں۔ اور شرعی پردہ کا بہت ہی اہتمام کرنا چاہئے۔

بے پردگی بے شمار گناہوں کا ذریعہ ہے

بے پردگی ایسا گناہ ہے کہ یہ لاتعداد گناہ کا ذریعہ بنتا ہے، چنانچہ جتنے جنسی گناہ ہیں ان سب کی بنیاد عورت کی بے پردگی، مرد کی بدنگاہی اور بدنظری ہے، اور یہی گناہ آگے بڑھ کر مردوں اور عورتوں کو بے شمار گناہوں کے اندر مبتلا کردیتے ہیں جس سے انکی دنیا بھی برباد ہوتی ہے اور آخرت بھی برباد ہوتی ہے۔ اس لیے مردوں کو تو چاہئے کہ وہ اپنی نظروں کی حفاظت کریں اور کسی نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھیں اور بلا ضرورت اس سے باتیں نہ کریں۔

گھر کے نوکر اور ڈرائیور سے پردہ کریں

بعض گھروں میں نامحرم مرد نوکر اور ملازم ہوتے ہیں، ان میں سے بعض ملازم گھر کے باہر کے کام انجام دیتے ہیں اور بعض ملازم گھر کے اندرونی کاموں کو انجام دینے کے لیے رکھے جاتے ہیں، جیسے گھر کی صفائی کرنا، کھانا پکانا اور گھر کے دوسرے امور کا انتظام کرنا وغیرہ۔

جن مردوں کو ملازم رکھا گیا ہے، چاہے وہ گھر کے اندر کے کاموں کے لیے مقرر ہوں یا باہر کے کاموں کے لیے مقرر ہوں، چاہے وہ بڑی عمر کے ہوں یا درمیانی عمر کے ہوں، جوان ہوں یا نوجوان، گھر کی خواتین کے لیے یہ سب نامحرم ہیں اور گھر کی خواتین کا ان سب کے سامنے بے پردہ آنا

درست نہیں، سراسر گناہ کی بات ہے، اس لیے ان سے بھی پردہ کرنا چاہیئے، اور ذہن میں یہ بات رہنی چاہیئے کہ جو شخص نامحرم ہے وہ نامحرم ہے، چاہے وہ نامحرم ملازم ہو، کھانا پکانے والا ہو یا گھر کی صفائی کرنے والا ہو، چاہے ڈرائیور ہو یا باہر کے کام کرنے والا ہو، گھر میں اس ملازم کے مسلسل رہنے یا بار بار آنے جانے یا کام کاج کرنے کی وجہ سے وہ محرم نہیں بن جاتا، جس طرح دوسرے نامحرم مردوں سے پردہ کرنے کا حکم ہے، اسی طرح ان ملازمین سے بھی پردہ کرنے کا حکم ہے اور خواتین کے لیے ان کے سامنے بے پردہ آنا درست نہیں۔

عورت کی آواز کا پردہ

ایک مسئلہ یہ ہے کہ جس طرح خواتین کے لیے اپنے جسم

کو نامحرم مردوں سے چھپانا ضروری ہے، اسی طرح خواتین کو اپنی آواز کو بھی نامحرم مردوں تک پہنچنے سے بچانے کی کوشش کرنی چاہئے، البتہ جہاں ضرورت ہو وہاں خاتون نامحرم مرد سے پردہ کے پیچھے سے بات کرسکتی ہے، اسی طرح ٹیلیفون پر بھی ضرورت کے وقت بات کرسکتی ہے، البتہ ادب یہ ہے کہ نامحرم سے بات کرتے وقت عورت اپنی آواز کی قدرتی لچک اور نرمی کو ختم کرکے ذرا خشک لہجے میں بات کرے تاکہ قدرتی لچک اور نرمی ظاہر نہ ہونے پائے اور نامحرم مرد کو عورت کے نرم انداز گفتگو سے بھی کسی گناہ کی لذت لینے کا موقع نہ مل سکے، اس سے شریعت کی احتیاط کا اندازہ لگائیے، اللہ اکبر!

آج کل ہمارے معاشرے میں جن گھروں میں کچھ پردہ کا اہتمام ہوتا ہے، وہاں بھی عورت کی آواز کے سلسلے میں

عموماً کوئی احتیاط نہیں کی جاتی بلکہ نامحرم مردوں سے بلاضرورت بات چیت ہوتی رہتی ہے اوران سے گفتگو میں ایسا انداز ہوتا ہے جیسے اپنے محرم کے ساتھ گفتگو کا انداز ہوتا ہے، مثلاً جس بے تکلفی سے انسان اپنی ماں کے ساتھ، اپنی بیٹی کے ساتھ، اپنی بیوی کے ساتھ اور اپنی سگی بہن کے ساتھ بات چیت کرتا ہے اور ہنستا بولتا ہے اوراگرچہ اس میں کوئی مضائقہ بھی نہیں ہے۔ لیکن بعض اوقات یہی انداز نامحرم عورتوں کے ساتھ گفتگو کے وقت بھی ہوتا ہے اور نامحرم عورتیں نامحرم مردوں کے ساتھ یہی انداز اختیار کرلیتی ہیں اور گفتگو کے دوران ہنسی مذاق، دل لگی اور چھیڑ چھاڑ سبھی کچھ ہوتا ہے، آج یہ باتیں ہمارے معاشرے میں عام ہیں اور معیوب بھی نہیں سمجھی جاتیں۔ یادرکھئے! جس طرح عورت کے جسم کا پردہ ہے، اسی

طرح اس کی آواز کا بھی پردہ ہے، جس طرح عورت کے ذمہ یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو نامحرم مرد کے سامنے آنے سے بچائے، اسی طرح اس کے ذمہ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی آواز کو بھی بلاوجہ نامحرم مردوں تک جانے سے روکے، البتہ جہاں ضرورت ہو وہاں بقدر ضرورت گفتگو کرنا جائز ہے، مثلاً دیور ہے، جیٹھ ہے، بہنوئی ہے، خالو ہے، پھوپھا ہیں، یہ سب نامحرم ہیں، ان سب سے بھی بلا ضرورت بات چیت کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔

اہل جہنم کی دو جماعتیں

ایک حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جہنم کی دو جماعتیں ایسی ہیں جن کو ابھی تک میں

نے دیکھا نہیں ہے۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں
ان کا ظہور نہیں ہوا تھا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سے ان جماعتوں
کے بارے میں پیش گوئی فرما رہے ہیں اور آج وہ دونوں
جماعتیں ہمارے زمانہ میں موجود ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ ایک جماعت وہ ہے جن کے ہاتھوں میں بیل کی دم کی طرح
کوڑے ہوں گے جس سے وہ لوگوں کو مار رہے ہوں گے اور
دوسری جماعت ان عورتوں کی ہے جو لباس پہننے کے
باوجود برہنہ ہوں گی اور وہ مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی
ہوں گی اور خود ان کی طرف مائل ہونے والی ہوں گی اور ان
کے سروں پر بختی اونٹ کے کوہان کی طرح اونچے اونچے بال
ہوں گے اور وہ مٹک مٹک کر چل رہی ہوں گی، یہ دونوں

جماعتیں جنّت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکیں گی، حالانکہ جنّت کی خوشبو بہت دور کی فاصلے سے بھی محسوس ہوگی۔ یہ حدیث شریف کا خلاصہ ہے۔

پہلی جماعت: دوسروں پر ظلم کرنے والوں کی ہے

اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کی دو جماعتوں کا ذکر فرمایا، پہلی جماعت سے وہ لوگ مراد ہیں جو لوگوں پر ظلم کریں گے، ناحق لوگوں کو ماریں گے، ناحق ان سے پیسے کھائیں گے اور ناحق ان سے کام لیں گے۔ آج ہمارے معاشرے میں یہ جماعت موجود ہے، چنانچہ آج ایسے ظالم خواہ صاحب اقتدار ہوں یا وہ سرکاری افسر ہوں یا غیر سرکاری افسر ہوں، چاہے وہ شہر میں ہوں یا دیہات میں، عموماً

یہ لوگ کمزوروں پر، غریبوں پر، مسکینوں پر بڑا ہی ظلم اور زیاد
تیاں کرتے ہیں اور ان سے زبردستی کام لیتے ہیں، زبردستی ان
سے پیسے بھتے اور رشوتیں لیتے ہیں۔ برادریوں میں بعض
چودھری اور گاؤں میں بعض نمبردار بھی ایسے ہوتے ہیں اور وہ یہ
سب کام کرتے ہیں، شہر میں غنڈے اور آوارہ قسم کے لوگ یہ
کام کرتے ہیں، ان لوگوں نے اپنی اپنی جماعتیں بنا رکھی
ہیں، یہ لوگ تاجروں کو اور دکانداروں کو تنگ کرتے ہیں، ان کا
ماہانہ بھتہ مقرر ہے، اگر ان کو بھتہ ملتا رہے تو لوگ عافیت سے
رہتے ہیں اور جس دن لوگ بھتہ دینے سے انکار کردیں، اس
دن ان کی خیر نہیں، پھر نہ ان کی جان کی ضمانت ہے اور نہ عزت
کی خیر ہے۔ ایسے لوگ اہل جہنم اور دوزخی جماعت والے ہیں

جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں پیش گوئی فرمادی تھی۔ بہر حال! ایک جماعت تو یہ ہے۔

دوسری جماعت: لباس پہننے کے باوجود برہنہ خواتین کی ہے

جہنمیوں کی دوسری جماعت خواتین کی ہے جن کی علامات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائیں۔ پہلی علامت یہ بیان فرمائی کہ وہ خواتین لباس پہننے کے باوجود برہنہ ہوں گی، یعنی ان کے جسم پر لباس تو ہوگا لیکن لباس کا جو اصل مقصود ہے کہ وہ جسم کو چھپائے اور جسم کی جو قدرتی بناوٹ ہے، اس کو پوشیدہ کرے، ان کا لباس اس مقصد کو پورا نہیں کرے گا۔ اس مقصد کو پورا نہ کرنے کی دو وجہ ہوں گی، ایک وجہ یہ ہوگی کہ وہ لباس یا تو اتنا باریک ہوگا کہ اس میں سے جسم صاف ظاہر

ہو رہا ہوگا، جیسے آج کل گرمی کے زمانے میں بعض خواتین لون کی قمیض اور شلوار استعمال کرتی ہیں جس سے ان کا جسم پوشیدہ نہیں رہتا بلکہ ان کا جسم ظاہر ہو رہا ہوتا ہے۔

باریک لباس پہننے کی ایک جائز صورت

حالانکہ اگر لون کا سوٹ کسی خاتون کو پہننا ہو تو اس کا جائز طریقہ یہ ہے کہ قمیض کے نیچے شمیز پہن لیں اور شلوار کے اندر باریک وائل لگا لیں تاکہ باریک کپڑے پہننے کا جو مقصد ہے یعنی گرمی نہ لگنا، وہ بھی حاصل ہو جائے اور پردہ بھی حاصل ہو جائے۔ لیکن ایسی خواتین بہت کم ہیں، جو خواتین شرعی پردہ نہیں کرتیں، وہ لون کے نیچے بنیان یا شمیز پہننے کا بھی اہتمام نہیں کرتیں، اور نہ ہی شلوار کے اندر وائل لگانے کا اہتمام کرتی

ہیں، اور ایسی خواتین کا دوپٹہ بھی برائے نام ہوتا ہے بلکہ وہ بھی
"V" کی شکل میں گلے میں پڑا ہوتا ہے ایسی خواتین ہی کے
بارے میں اس حدیث میں بیان فرمایا گیا ہے کہ وہ کپڑا پہننے
کے باوجود برہنہ ہوں گی۔

چست لباس پہننے والی خواتین

دوسری وجہ یہ ہوگی کہ وہ لباس باریک تو نہیں ہوگا بلکہ موٹا
ہوگا لیکن وہ لباس اتنا چست ہوگا کہ جسم کے اعضاء کی بناوٹ کو
نمایاں کر رہا ہوگا، ان کی بناوٹ کو پوشیدہ نہیں کر رہا ہوگا، جس
کے نتیجے میں کپڑے پہننے کا جو مقصود ہے یعنی پردہ کرنا، وہ مقصود
حاصل نہیں ہوگا، لہٰذا ایسی خواتین بھی کپڑا پہننے کے باوجود
برہنہ ہونگی۔

ناقص لباس پہننے والی خواتین

حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک تیسری وجہ بھی بیان فرمائی ہے، وہ یہ کہ جسم پر لباس تو ہوگا لیکن وہ ناقص اور ناتمام ہوگا، جیسے آج کل اس کا رواج ہے کہ قمیض کی آستین بغلوں تک ہے اور پورا بازو کھلا ہوا ہے حتّٰی کہ کندھے بھی نظر آرہے ہیں اور دوسری طرف گردن کھلی ہوئی ہے، سینہ کھلا ہوا ہے، کمر کھلی ہوئی ہے، شلوار بھی پنڈلیوں تک کھلی ہوئی ہے، بس برائے نام لباس ہے، لباس کا جو اصل مقصد ہے یعنی ستر پوشی، وہ اس لباس سے حاصل نہیں ہوتا۔ لہٰذا ایسی خواتین بھی لباس کے باوجود برہنہ ہونگی اور ان کا ایسا لباس اُن کو جہنم میں لے جانے کا باعث ہے۔

ساڑھی ایک ننگا پہناوا

آج کل جو ساڑھی پہنی جاتی ہے، عموماً اس کا یہی حال ہے، چنانچہ ساڑھی کے اندر عورت کی پیٹھ اور پیٹ بالکل ننگا ہوتا ہے اور ایسی حالت میں وہ عورت گھر سے باہر نکلتی ہے، ایسی عورت بھی جہنم کی اس جماعت میں داخل ہے جس کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی ہے۔ لہٰذا جو عورتیں ایسا باریک لباس پہنی ہوئی ہیں جس سے جسم جھلک رہا ہے یا وہ لباس اتنا چست ہے کہ اس کی وجہ سے اعضاء کی بناوٹ نظر آرہی ہے یا وہ لباس اتنا ناقص اور نامکمل ہے کہ جن اعضاء کو چھپانے کا حکم ہے، وہ اعضاء اس لباس میں مستور نہیں ہیں، یہ تینوں قسم کی عورتیں لباس پہننے کے باوجود برہنہ ہوں گی۔

مردوں کو مائل کرنے والی اور خود مائل ہونے والی خواتین

اس حدیث میں ان خواتین کی ایک صفت یہ بیان کی گئی کہ وہ خواتین خود بھی مردوں کی طرف مائل ہونے والی ہوں گی اور مردوں کو بھی اپنی طرف مائل کرنے والی ہوں گی اور ان خواتین نے اپنے سر کے بالوں کو فیشن کے طور پر اس طرح بنایا ہوا ہوگا کہ دیکھنے سے یہ معلوم ہوگا کہ ان کے سروں پر بہت بال ہیں اور وہ بال بختی اونٹ کے کوہان کی طرح اونچے ہوں گے۔ یعنی جس طرح اونٹ جب چلتا ہے تو اس کا کوہان کبھی ایک طرف جھکتا ہے اور کبھی دوسری طرف جھکتا ہے، اسی طرح وہ خواتین اپنے سروں کو اس طرح حرکت دیتے ہوئے چلیں گی کہ ان کے سر کے بال بھی کبھی ایک طرف جھکیں گے اور کبھی

دوسری طرف جھکیں گے جس کو دیکھ کر لوگ یہ محسوس کریں گے کہ ان کے سر کے بال بہت لمبے ہیں۔

ایسی خواتین جہنم میں جائیں گی

یہ لباس جو ان خواتین نے پہنا ہوگا، وہ مالی تنگی کی وجہ سے نہیں بلکہ فیشن کی وجہ سے ان خواتین نے باریک لباس یا چست لباس یا ناقص لباس پہنا ہوگا، ایسے لباس میں وہ اپنے آپ کو آراستہ کر کے اور میک اپ کر کے اور بال بنا کر گھر سے باہر نکلیں گی تا کہ نامحرم مرد اُن کی طرف مائل ہوں اور وہ نامحرم مردوں کی طرف مائل ہوں، یہ بھی ان جہنمی عورتوں کی علامت اور نشانی ہے۔ ایسی خواتین کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنّت میں جانا تو در کنار، یہ جنّت کی

خوشبو بھی نہ سونگھ سکیں گی۔ جبکہ دوسری حدیث شریف میں آتا

ہے کہ جب جنّت تک پہنچنے میں سو سال کی مسافت باقی

ہوگی، اتنی دور سے جنّت کی خوشبو آنی شروع ہو جائے گی۔ لیکن

جو عورتیں دنیا میں بے حجاب اور بے پردہ رہیں گی، وہ جنّت کی

خوشبو سے بھی محروم رہیں گی، جس کا مطلب یہ ہے کہ ایسی

خواتین جہنم میں جائیں گی، البتہ اگر خاتمہ ایمان پر ہوگیا تو

اپنے گناہوں کی سزا بھگتنے کے بعد وہ جنّت میں جاسکیں گی۔

حضور ﷺ کا امّت کی خواتین کو دیکھ کر رونا

علامہ حافظ ابن حجر ھیثمی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب

''الزواجر'' جس میں کبیرہ گناہوں کو بیان فرمایا ہے، اس کتاب

میں ایک روایت نقل کی ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ

حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سرکار دو عالم صلی

اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رو رہے ہیں، ان دونوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کس وجہ سے رو رہے ہیں؟ نبی کریم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات کو مجھے آسمان کی اور جنت اور جہنم کی سیر کرائی گئی، اس رات میں نے جہنم میں اپنی امّت کی خواتین کو مختلف قسم کے عذابوں کے اندر مبتلا پایا، ان عذابوں کی ہولنا کی کی وجہ سے مجھے رونا آرہا ہے۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امّت پر سب سے زیادہ شفقت تھی، ہم پر ہمارے ماں باپ جتنے شفیق ہوسکتے ہیں اور ہم اپنی جانوں پر جتنے شفیق ہوسکتے ہیں، حضواقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بھی زیادہ شفیق اور مہربان تھے۔

خواتین کو چھ طریقوں سے عذاب

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے اپنی امت کی عورتوں کو کس قسم کے عذاب میں مبتلا پایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱) میں نے ایک عورت کو اس حال میں دیکھا کہ وہ اپنے سر کے بالوں کے ذریعہ جہنم میں لٹکی ہوئی ہے اور اس کا دماغ جہنم کی آگ کی وجہ سے پک رہا ہے۔

(۲) اور ایک عورت کو اس حال میں دیکھا کہ وہ اپنی زبان کے بل جہنم میں لٹکی ہوئی ہے اور اس کے منہ میں گرم پانی ڈالا جا رہا ہے۔

(۳) ایک عورت کو اس حال میں دیکھا کہ اس کے دونوں پیر سینے سے بندھے ہوئے ہیں اور اس کے دونوں ہاتھ پیشانی

سے بندھے ہوئے ہیں اور سانپ اور بچھو اس پر مقرر ہیں جو
اس کو ڈس رہے ہیں۔

(۴) ایک عورت کو اس حال میں دیکھا کہ وہ اپنے سینے کے بل
جہنم میں لٹکی ہوئی ہے۔

(۵) ایک عورت کو اس حال میں دیکھا کہ اس کا سر اور چہرہ تو
سوّر کی طرح ہے اور باقی جسم گدھے کی طرح ہے، اور ہزاروں
قسم کے عذاب اس کو ہو رہے ہیں۔

(۶) اور ایک عورت کو اس حال میں دیکھا کہ اس کا پورا جسم کتّے
کی طرح ہے۔ اور اس کے منہ میں جہنم کی آگ داخل ہو رہی
ہے اور پاخانہ کے راستے سے نکل رہی ہے۔ اور فرشتے اس کے
جسم پر آگ کے گرز مار رہے ہیں۔ اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مختلف عورتوں پر ہونے والے عذابوں کا ذکر فرمایا۔

بے پردگی کی وجہ سے عذاب

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سوال کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان عورتوں کو یہ عذاب کن گناہوں کی وجہ سے ہورہا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت اپنے سر کے بال کے ذریعہ جہنم میں لٹکی ہوئی تھی اور اس کا دماغ جہنم کی آگ کی وجہ سے ہنڈیا کی طرح پک رہا تھا، یہ وہ عورت تھی جو دنیا میں نامحرم مردوں کے سامنے بے پردہ آتی جاتی تھی۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جو عورت بے پردہ ہوتی ہے عموماً اس کا سر کھلا ہوتا ہے، جبکہ نامحرم مردوں کے سامنے جس طرح اور جسم کو چھپانا ضروری ہے اسی طرح بالوں کو بھی چھپانا ضروری

ہے، لہٰذا جو عورتیں بے پردہ بازاروں میں گھومتی ہیں، وہ اس عذاب سے عبرت حاصل کریں، ایک تو جہنم کے اندر داخل ہونا کتنے بڑے عذاب کی چیز ہے، دوسری طرف سر کے بالوں کے ذریعہ لٹکا ہوا ہونا اس سے بڑا عذاب ہے اور اس کے علاوہ آگ کی وجہ سے دماغ کا پکنا اس سے بھی زیادہ بڑا عذاب ہے۔

دنیا میں رب چاہی کرلو

یہ دنیا کی چند روزہ زندگی ہے، آدمی اس میں اللہ تعالیٰ کا حکم مان لے یہ بہتر ہے۔ ایک بزرگ کا بڑا پیارا جملہ ہے کہ تم یہاں دنیا میں رب چاہی کرلو، جنّت میں من چاہی کرلینا۔ یعنی اس دنیا کی تھوڑی سی زندگی میں اللہ تعالیٰ کا کہنا مان لو اور اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں وہ کرکے دکھا دو، تو پھر جنّت میں وہ سب

کچھ کر سکو گے جو تمہارا دل چاہے گا، اللہ تعالیٰ وہاں تمہاری ہر جائز خواہش پوری فرمادیں گے۔ اس چند روزہ زندگی کے عوض آخرت کی ابدالآباد والی زندگی ملنے والی ہے، یہ بہت نفع کا سودا ہے۔ لیکن اگر دنیا میں کسی نے من چاہی کرنا چاہا تو اس پر بڑا عذاب اور بڑا وبال ہے۔ لہٰذا دنیا کی چند روزہ زندگی کی خاطر اپنے آپ کو بے پردہ رکھنا اور بے پردہ گھر سے پھرنا، اور نامحرم مردوں کے سامنے بے پردہ آنا جانا اور اپنے سر کو کھول کر نکلنا، اس میں وقتی طور پر آدمی کو تھوڑی سی آزادی محسوس ہوتی ہے۔

بے پردگی میں آزادی کا دھوکہ

لیکن درحقیقت بے پردگی میں نہ آزادی ہے نہ راحت وسکون ہے بلکہ سکون کا دھوکہ ہے، راحت کا دھوکہ ہے، آزادی

کا دھوکہ ہے، اگر واقعتہً بے پردگی میں راحت ہوتی تو اللہ تعالیٰ پردہ کرنے کا حکم نہ دیتے، اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا ہے، حقیقت میں اسی کے اندر راحت ہے، اسی میں عزت ہے، اسی میں عفت ہے، اسی میں پاکدامنی ہے، دنیا کی چندروزہ زندگی کی خاطر اتنے بڑے عذاب کو مول لینا یہ کوئی عقلمندی کی بات نہیں۔

زبان درازی پر عذاب

پھر دوسری عورت کے بارے میں فرمایا کہ جو عورت زبان کے بل لٹکی ہوئی تھی، یہ وہ عورت تھی جو دنیا میں زبان دراز تھی اور بداخلاق تھی اور اپنے شوہر سے لڑتی جھگڑتی تھی اور اپنی زبان کے ذریعہ ناحق اپنے شوہر کو ستاتی تھی، ایسی عورت کو

جہنم میں زبان کے ذریعہ لٹکایا جائے گا۔ اسی طرح اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو ستائے گا اور پریشان کرے گا، اس پر طعن و تشنیع کرے گا، اس کو اور اس کے ماں باپ کو برا بھلا کہے گا، ایسا مرد بھی گناہ گار ہوگا۔ ایسا نہیں کہ عورتیں اگر گناہ کریں گی تو وہ پکڑی جائیں گی اور مرد آزاد ہیں جو چاہیں، کرتے رہیں، ان کی کوئی پوچھ نہیں ہوگی، ایسا نہیں ہے، بلکہ مرد اگر زبان کے ذریعہ گناہ کریں گے تو ان کی بھی پکڑ ہوگی۔

ناپاک رہنے اور مذاق اڑانے پر عذاب

تیسری عورت جس کو اس حال میں دیکھا کہ اس کے دونوں ہاتھ پیشانی سے اور اس کے دونوں پیر سینے سے بندھے ہوئے ہیں اور اس کو جہنم کا عذاب ہو رہا ہے، اس کے بارے

میں فرمایا کہ یہ وہ عورت تھی جو جنابت کے بعد اور مخصوص ایام کے گزرنے کے بعد غسل کا اہتمام نہیں کرتی تھی بلکہ غسل کے سلسلے میں کوتاہی اور لاپرواہی کرتی تھی اور نہ صرف یہ کہ نماز نہیں پڑھتی تھی بلکہ نماز کا مذاق اڑاتی تھی۔

غسل میں لاپرواہی کرنا

بعض خواتین غسل کرنے میں بہت لاپرواہی کرتی ہیں کہ غسل فرض ہوگیا لیکن وقت پر غسل نہ کرنے کی وجہ سے نماز قضاء ہورہی ہے، اس کوتاہی میں بہت سے مرد بھی مبتلا ہوتے ہیں، خاص طور پر نوجوان مرد اور نوجوان عورتیں تو اس میں زیادہ مبتلا ہیں یا عین نماز کے وقت بیدار ہوتے ہیں لیکن غسل میں اتنی دیر لگاتے ہیں کہ اس کے نتیجے میں بعض اوقات

جماعت نکل جاتی ہے اور بعض اوقات نماز ہی قضاء ہو جاتی ہے، یاد رکھیے! غسل میں اتنی دیر لگانا کہ اس کی وجہ سے جماعت چھوٹ جائے یا نماز ہی قضاء ہو جائے، گناہ کی بات ہے

پاکی کا وقت شروع ہونے پر نماز فرض ہو جاتی ہے

اسی طرح خواتین کے جو نماز نہ پڑھنے کے ایام ہوتے ہیں، ان ایام کے پورے ہو جانے پر خواتین اس کا اہتمام کریں کہ جس وقت وہ ایام ختم ہوں، فوراً غسل کر کے نماز شروع کر دیں۔ بعض خواتین اس میں سستی کرتی ہیں اور کئی نمازیں لاپرواہی میں قضاء کر دیتی ہیں، جبکہ ان ایام کے ختم ہو جانے کے بعد ایک نماز بھی چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے، حتیٰ کہ اگر کوئی خاتون ایسے وقت میں پاک ہوئی جب کہ نماز کا وقت ختم ہونے میں صرف اتنا وقت باقی ہے کہ وہ خاتون غسل

لے تکبیر تحریمہ "اللہ اکبر" کہہ سکتی ہے تو اس صورت میں بھی

اس خاتون پر اس وقت کی نماز فرض ہو جاتی ہے۔ لیکن آج کل

خواتین کا یہ حال ہے کہ بعض مرتبہ خواتین رات کو ناپاکی سے

فارغ ہو جاتی ہیں، مگر اس کے باوجود دن میں بھی غسل نہیں

کرتیں، خواتین کو یہ چاہئے کہ اس مسئلہ کو اچھی طرح سمجھ لیں

اور بڑی فکر کے ساتھ اس مسئلہ پر عمل کریں، اس کی پوری

تفصیل "بہشتی زیور" میں موجود ہے، وہاں اس مسئلہ کو پڑھ کر

سمجھ لیں، اگر سمجھ میں نہ آئے تو کسی عالم سے سمجھ لیں۔ اس کے

علاوہ "تحفہ خواتین" میں بھی حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب

رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ کو اچھی طرح بیان فرمایا ہے، وہاں

دیکھ لیں۔

ناجائز تعلقات پر عذاب

چوتھی عورت جس کو آپ ﷺ نے دیکھا کہ وہ سینے کے بل جہنم میں لٹکی ہوئی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ وہ عورت تھی جو دنیا میں نامحرم مردوں کے ساتھ ناجائز تعلقات رکھتی تھی۔ آپ جانتے ہیں کہ ان ناجائز تعلقات کا اصل سبب بے پردگی ہے، جہاں بے پردگی ہوتی ہے، وہاں دوسرے مردوں سے ناجائز تعلقات بھی قائم ہوتے چلے جاتے ہیں، یہ بڑی وبال اور عذاب کی چیز ہے، اللہ تعالیٰ تمام خواتین کو اس سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

جھوٹ اور چغلی پر عذاب

پانچویں عورت جس کو آپ ﷺ نے اس حال میں دیکھا

کہ اس کا چہرہ تو خنزیر طرح تھا اور باقی جسم گدھے کی طرح تھا اور اس کو ہزاروں قسم کے عذاب ہو رہے تھے، اس کے بارے میں فرمایا کہ یہ وہ عورت تھی جو دنیا میں جھوٹ بولتی تھی اور چغلی کھاتی تھی، جو عورت اُدھر کی باتیں اِدھر اور اِدھر کی باتیں اُدھر لگاتی ہے اور اس کے نتیجے میں دو عورتوں میں اور دو مردوں میں لڑائی کروا دیتی ہے، اسی کا نام چغلی کھانا ہے، ان دونوں گناہوں کی وجہ سے اس عورت کو یہ دردناک عذاب ہو رہا تھا۔ پھر یہ کام عورت کے ساتھ ہی خاص نہیں ہے بلکہ بعض مرد بھی کرتے ہیں، لہٰذا اگر کوئی مرد یہ کام کرے گا تو وہ بھی گناہ گار ہوگا۔ یہ دونوں گناہ ایسے ہیں جو معاشرے کو تباہ کرنے والے ہیں۔

نااتفاقی کا سبب جھوٹ اور چغلی

اگر آپ غور کریں گے تو یہ نظر آئے گا کہ اکثر ہمارے گھروں میں اور خاندانوں میں جو لڑائی اور جھگڑے ہوتے ہیں یا نااتفاقیاں ہوتی ہیں، اُن میں ان دونوں باتوں کو خاص طور پر دخل ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ جس گھر میں لڑائی جھگڑا زیادہ ہوگا، وہاں پر جھوٹ بولنے کی عادت زیادہ ہوگی اور جو جھوٹ بولتا ہے وہ چغلی بھی لگاتا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان دونوں کو ایک ساتھ بیان فرمایا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عام طور پر یہ دونوں گناہ ایک دوسرے کے ساتھ لازم اور ملزوم ہیں۔

چغلی کی حقیقت

چغلی میں یہ ہوتا ہے کہ ایک شخص نے وہ بات کہی ہی

نہیں لیکن آپ نے جا کر دوسرے سے وہ بات کہہ دی کہ فلاں
شخص تمہارے بارے میں یہ کہہ رہا تھا۔ ہمارے یہاں تحقیق
کرنے کا رواج نہیں ہے، بس دوسرے سے جو بات سن لی، وہ
پتھر کی لکیر ہے اور وہ شخص جس کے متعلق وہ بات کہی گئی ہے، وہ
اگر قسم کھا کر بھی یہ کہہ دے کہ میں نے یہ بات نہیں کہی، پھر بھی
اس کی بات نہیں مانی جاتی۔ جب دونوں طرف کی باتیں اِدھر سے
اُدھر اور اُدھر سے اِدھر ہوں گی تو اس کے اندر جھوٹ بھی
ہوگا، چغلی بھی ہوگی اور غیبت بھی ہوگی، اس کے نتیجے میں لڑائی
جھگڑا اور نااتفاقیاں ہوں گی۔ اگر مرد حضرات بھی اور خواتین
بھی واقعتہً ان دونوں گناہوں سے آج ہی سچی توبہ کرلیں تو
ہمارے گھروں کا آدھے سے زیادہ فساد ختم ہو جائے، گھروں
سے نااتفاقی ختم ہو جائے اور گھروں میں چین وسکون اور آرام و
راحت کی لہر آ جائے۔

حسد کرنے اور احسان جتلانے پر عذاب

چھٹی عورت جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں دیکھا کہ اس کا جسم کتے کی طرح تھا اور اس کے منہ سے جہنم کی آگ داخل ہو رہی تھی اور پاخانے کے راستے باہر نکل رہی تھی اور اس کو جہنم کے گرز مارے جارہے تھے، یہ وہ عورت تھی جو دنیا میں دوسروں پر احسان کر کے احسان جتلاتی تھی اور دوسروں کی چیزوں پر حسد کرتی تھی۔ یہ دونوں چیزیں ایسی ہیں کہ اگر عورتوں کے اندر پائی جائیں تو ان کے لئے باعث عذاب اور اگر مردوں کے اندر پائی جائیں تو ان کے لئے بھی باعث وبال ہیں، ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہئے کہ وہ احسان جتلانے سے بھی بچیں اور حسد کرنے سے بھی بچیں۔

حسد کی حقیقت

حسد کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کے پاس کوئی نعمت دیکھے، مثلاً ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے خاص منصب عطا فرمایا ہے یا مال عطا فرمایا ہے یا دین و دنیا کے اعتبار سے کسی اور نعمت سے سرفراز فرمایا ہے، اب کوئی شخص اس کی نعمت کو دیکھ کر دل ہی دل میں جلتا رہے اور کڑھتا رہے اور دل ہی دل میں یہ تمنا کرے کہ کسی طرح اس کی یہ نعمت اس سے چھن جائے مجھے ملے یا نہ ملے لیکن اس کے پاس یہ نعمت نہ رہے، اس کا نام "حسد" ہے۔ مثلاً کسی کے کپڑے دیکھ کر حسد کرنا یا زیور دیکھ کر حسد کرنا، یا اس بات پر حسد کرنا کہ اس کے پاس اتنی اچھی گاڑی کہاں سے آگئی، اس کے پاس اتنا عمدہ مکان کہاں سے

آ گیا، یا اس کو اتنا اچھا رشتہ کیوں مل گیا، خلاصہ یہ کہ کوئی بھی نعمت کسی کو ملی، اب دوسرا شخص چاہے مرد ہو یا عورت، وہ اپنے دل میں اس نعمت کو دیکھ کر یہ خواہش کرے کہ کسی طرح سے اس کی یہ نعمت اس کے پاس سے چھن جائے، چاہے مجھے ملے یا نہ ملے، یہ حسد ہے جو ناجائز اور حرام ہے۔

حسد کا علاج

اگر کسی شخص کو دل میں حسد محسوس ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے کہ اے اللہ! آپ نے جو نعمت اس کو عطا فرمائی ہے، اس نعمت میں اس کے لئے برکت اور ترقی عطاء فرما اور مجھے بھی اپنے فضل سے یہ نعمت عطاء فرما، جس طرح آپ نے اس پر کرم فرمایا، مجھ پر بھی کرم فرما۔ اس دعا کی برکت سے انشاء اللہ تعالیٰ حسد کی بیماری جاتی رہے گی۔

اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر اعتراض

''حسد'' میں درحقیقت اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر اعتراض ہوتا ہے، کیونکہ جس انسان کو جو نعمت ملتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی تقسیم سے ملتی ہے قرآن کریم میں ارشاد ہے:

نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيْشَتَهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا.

(سورۃ الزخرف:۳۲)

یعنی ہم نے دنیاوی زندگی میں ان کے درمیان ان کی معیشت تقسیم کردی ہے۔

لہذا جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے جو نعمت دی ہے وہ اپنی حکمت اور قدرت اور فضل سے عطاء فرمائی ہے، اگر کسی کو عزت ملی یا منصب ملا، یا مال ملا یا اولاد ملی یا مکان ملا وہ سب منجانب

اللہ ملا ہے اور جب منجانب اللہ ملا ہے تو ہم اس پر اعتراض کرنے والے کون ہوتے ہیں اور یہ آرزو کرنے والے ہم کون ہوتے ہیں کہ اس کی یہ نعمت اُس سے چھن جائے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کو دینا چاہتے ہیں اور ہم چھیننا چاہتے ہیں۔لہذا یہ،،حسد،، کرنا درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اس تقسیم پر اعتراض کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر اعتراض کرنا بڑا سنگین گناہ ہے،اس لئے حسد سے بچنا چاہیئے،مرد اور عورت دونوں کو اس گناہ سے بچنے کی ضرورت ہے۔

احسان جتلانا گناہ ہے

دوسرا گناہ جو اس حدیث میں بیان فرمایا،وہ ہے احسان جتلانا یہ بات سب جانتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص

کو کوئی چیز دے اور دینے کے بعد پھر اس سے کہے کہ ہم نے تمہیں یہ چیز دی ہے، یہ احسان جتلانا ہے جو بڑا گناہ ہے۔ آج ہمارے معاشرے میں یہ گناہ بھی بہت عام پایا جاتا ہے، خاص طور پر یہ گناہ ان لوگوں میں زیادہ پایا جاتا ہے جو رسم ورواج کے تابع ہو کر دوسروں کو تحفے اور ہدایا دیتے ہیں یا نمائشی طور پر ہدیے اور تحفے دیتے ہیں، جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہدیہ اور تحفہ اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں دیا اور جب اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں دیا تو اب دیتے وقت یہ نیت ہوتی ہے جب ہم نے اس کو تحفہ دیا ہے تو اس کا بدلہ بھی ہمیں ملنا چاہیے اب اگر بدلہ نہیں ملا یا تحفہ کے مقابلے میں بدلہ کم ملا تو اس تحفہ پر احسان جتلاتے ہیں کہ صاحب! ہم نے ان صاحب کو یہ دیا، ان کے وقت میں ہم نے

ان کی یہ خدمت کی، لیکن وہ صاحب تو نہ ہمیں ملنے کے لئے آئے اور نہ ہی ہمیں کچھ دیا، بس کھا کر بیٹھ گئے، دینے کا نام ہی نہیں لیتے، یہ بڑے کنجوس ہیں۔ یاد رکھئے! یہ باتیں احسان جتلانے کے اندر داخل ہیں اور ناجائز اور حرام ہیں۔

نیک سلوک اور ہدیہ تحفہ اللہ تعالیٰ کیلئے دو

لہٰذا اگر کسی کے ساتھ اچھا سلوک اور اچھا برتاؤ کرنا ہے یا کسی کو کوئی ہدیہ یا تحفہ دینا ہے تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے دو، ورنہ مت دو، اس لیے کہ ہدیہ دینا کوئی فرض و واجب نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے لیے دینے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ سے لینے کی نیت کریں اور وہ اجر وثواب ہے، اور جب اللہ تعالیٰ کے لیے اور اجر وثواب کی امید پر دے رہے ہیں تو پھر کسی انسان سے اس کے بدلہ کی امید نہیں رکھنی چاہئے، اب

چاہے وہ دے یا نہ دے، یا کم دے یا زیادہ دے، ہماری اس سے کوئی غرض نہیں ہونی چاہیے، لہٰذا کسی سے اچھا برتاؤ کرکے، اچھا سلوک کرکے اور کسی کو ہدیہ اور تحفہ دے کر ہمیشہ کے لیے بھول جانا چاہیے، اور جب دیتے وقت اللہ تعالیٰ کے لیے دینے کی نیت ہوگی تو اس کا بدلہ دینے پر تمہیں کوئی اعتراض بھی نہیں ہوگا اور جب اعتراض نہیں ہوگا تو احسان جتلانے کی نوبت بھی نہیں آئے گی، لہٰذا اگر کسی نے احسان جتلایا ہو تو وہ اس گناہ سے توبہ کرلے اور آئندہ اس گناہ سے پرہیز کرے۔ بہرحال! جو عورت بھی احسان کرکے احسان جتلانے والی ہوگی اور جو عورت دوسروں کی نعمت پر حسد کرنے والی ہوگی ایسی عورت کا عذاب اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔

خلاصہ

اس حدیث میں چھ قسم کی عورتوں پر عذاب کو بیان فرمایا ہے۔ جس میں سے پہلی قسم کی عورت وہ ہے جو بے پردہ ہو کر نا محرم مردوں کے سامنے آتی جاتی ہے۔ لہٰذا خواتین کے لیے نامحرم مردوں سے پردہ کرنا ضروری ہے، گھر کے اندر بھی اور گھر کے باہر بھی، خاص طور پر جب کوئی خاتون کسی ضرورت سے باہر نکلے تو اس کو شرعی پردہ کر کے نکلنا چاہیے، بے پردہ نکلنا گناہ کی بات ہے۔

گھر کے مرد اپنی خواتین کو پردہ کرنے پر آمادہ کریں

مردوں کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے گھر کی عورتوں کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنے پر آمادہ کرنے کی کوشش

کریں، نرمی سے ان کو سمجھائیں اور اس موضوع پر جو کتابیں

چھپی ہوئی ہیں ان کو پڑھوانے سے بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم آسانی سے معلوم ہو جائے گا۔ پھر

انشاء اللہ تعالیٰ عمل کرنے کا جذبہ بھی پیدا ہوگا، چنانچہ حضرت

مولانا عاشق الٰہی صاحب بلند شہری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب

''شرعی پردہ'' اور دوسری کتاب ''پردہ شرعی کی چہل حدیث''

ہے جو حضرت مولانا نور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی ہوئی

ہے، یہ کتابیں یا تو پڑھ کر خواتین کو سنائیں یا خواتین ان خود

مطالعہ کریں، رفتہ رفتہ اس حکم پر عمل کرنے کی فکر کریں اور کوشش

کریں، ہمت کرکے قدم آگے بڑھائیں اور شرعی پردہ کا اہتمام

فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام مسلمان خواتین کو بے

پردگی کے گناہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور شرعی پردہ کا اہتمام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علی النبی الکریم محمد والہٖ واصحابہٖ اجمعین

بندہ عبدالرؤف سکھروی غفرلہٗ

۱۴/صفر ۱۴۲۲ھ